# ۲۔ سلام کے آداب

**مقاصدِ تدریس**

اس سبق کا مطالعہ کر کے طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ سلام کے آداب اور اہمیت سے واقف ہونگے۔
- ☆ سلام کی معاشرے میں اہمیت کے موضوع پر اظہارِ خیال کے قابل ہو جائیں گے۔

سلام عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں سلامتی، عافیت اور خیر خواہی۔ جب اس پر الف لام کا اضافہ کر کے السلام بنا دیا جائے تو اس کے مفہوم میں وسعت آجائے گی۔ یعنی اس سے مراد ہر طرح کی سلامتی ہوگی۔ خواہ وہ دین و ایمان یا جان و مال کی سلامتی ہو یا عزت و آبرو کی سلامتی یا صحت و تندرستی اور امن و خوشحالی ہو سب شامل ہے۔

قرآن و حدیث میں السلام علیکم کہنے کی بہت اہمیت اور فضیلت بیان ہوئی ہے بلکہ ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ دینِ اسلام نے پہلی مرتبہ اسے رواج دیا کہ جب بھی کوئی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے تو اپنے تعلق اور مسرت کا اظہار کرنے کے لئے السلام علیکم کہے۔ یہ الفاظ کہہ کر آپ اپنے ملنے والے کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو ہر قسم کی سلامتی اور عافیت سے نوازے، اللہ تمہارے جان و مال کو سلامت رکھے، گھر بار کو سلامت رکھے، دین و ایمان کو سلامت رکھے، دنیا بھی سلامت رہے اور آخرت بھی سلامت رہے۔ اللہ تمہیں ان سلامتیوں سے نوازے جو میرے علم میں ہیں اور ان سلامتیوں سے نوازے جو میرے علم میں نہیں۔ تم میری طرف سے کوئی اندیشہ محسوس نہ کرنا۔ میرے طرزِ عمل سے کبھی کوئی دکھ نہیں پہنچے گا۔

ان الفاظ کے جواب میں دوسرا مسلمان بھائی وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ کے الفاظ کے اضافے کے ساتھ کہے گا۔ اس کا بھی وہی معنی ہے بلکہ اس کے لئے اللہ کی رحمت کی دعا بھی دی جاتی ہے کہ میں تمہاری خیر خواہی چاہتا ہوں۔

## سلام کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں

قرآن پاک میں ہے:

وَ اِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ. (سورۃ انعام۔۶:۵۴)

ترجمہ:۔ ”اے نبی جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہیئے السلام علیکم“

اس آیت میں نبی ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے بالواسطہ امت کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مسلمان جب بھی مسلمان سے ملے تو دونوں آپس میں محبت و مسرت کے جذبات کا تبادلہ کریں اور اسکا بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لئے سلامتی و عافیت کی دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ بُیُوۡتًا فَسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ تَحِیَّۃً مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً. (سورۃ النور۔۲۴:۶۱)

ترجمہ: ”پس جب تم اپنے گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے (گھر والوں) کو سلام کیا کرو۔ دعائے خیر خدا کی طرف سے تعلیم کی ہوئی بڑی ہی بابرکت اور پاکیزہ“۔

۱۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے تاکید فرمائی کہ پیارے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو پہلے گھر والوں کو سلام کیا کرو۔ یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے خیر و برکت کی بات ہے۔ (ترمذی)

۲۔ حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کہ جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحے کے لئے ایک دوسرے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے سوکھے پتے۔ (طبرانی)

۳۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ جب مسلمان بھائی سے ملے تو اس سے سلام کرے۔ (مسلم)

کتاب و سنت کی ان واضح ہدایات کے ہوتے ہوئے مومن کے لئے کس طرح جائز نہیں کہ وہ خدا اور رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کو چھوڑ کر اظہار محبت کے لئے دوسرے طریقے اختیار کرے۔

## سلام کے آداب

قرآن و سنت کی روشنی میں ہمیں درج ذیل آداب کا خیال رکھنا چاہئے۔

۱۔ ”جب تم میں سے کوئی اپنے دوسرے بھائی سے ملاقات کرے تو اس سے سلام کہے“

۲۔ کسی سے ہمکلام ہوتے ہوئے یا مکاتبت کرتے ہوئے ہمیشہ اسلامی طریقے پر سلام کیجئے۔ سوسائٹی میں رائج دوسرے الفاظ اور طریقوں سے اجتناب کیجئے۔

۳۔ ہر مسلمان کو سلام کیجئے۔ چاہے اس سے پہلے سے تعارف و تعلق ہو یا نہ ہو۔

۴۔ چھوٹے بچوں کو سلام کیجئے۔ یہ بچوں کو سکھانے کا بہترین طریقہ ہے۔ حضرت انسؓ بن مالک بچوں کے پاس سے گزرے تو سلام کیا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۔ زیادہ سے زیادہ سلام کرنے کی عادت بنائیں کہ سلام سے محبت بڑھتی ہے۔

۶۔ سلام اپنے مسلمان بھائی کا حق ہے۔ اس حق کی ادائیگی میں بخل اچھا نہیں۔

۷۔ سلام کرنے میں پہل کرنا اللہ کے قرب کا ذریعہ اور غرور سے نجات کا ذریعہ ہے۔

۸۔ سلام ہمیشہ زبان سے الفاظ کہہ کر کرنا چاہئے۔ البتہ دور ہونے یا آواز نہ پہنچنے کی صورت میں ہاتھ اور سر کے اشارے

میں مضائقہ نہیں۔ لیکن پھر بھی زبان سے الفاظ سلام کہنا ضروری ہے

۹۔ مرتبے یا عمر میں چھوٹے اپنے سے بڑوں کو سلام کریں۔

۱۰۔ چلتا ہوا آدمی بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔

۱۱۔ تھوڑے افراد زیادہ تعداد والے افراد کو سلام کریں۔

۱۲۔ سوار پیدل چلنے والوں کو سلام کرے۔

۱۳۔ مجلس میں پہنچ کر اور مجلس سے رخصت ہوتے وقت سلام کرنا بہتر ہے۔

۱۴۔ مجلس میں بیٹھے ہوئے کچھ خاص لوگوں کی بجائے سب کو سلام کیا جائے۔

۱۵۔ السلام علیکم کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہنا چاہئے۔

۱۶۔ سوئے ہوئے لوگوں کی نیند میں خلل نہ ڈالا جائے۔

۱۷۔ قرآن وحدیث کی تعلیم وتدریس میں مصروف افراد کو سلام نہ کہو۔ درس وتدریس یا خطبہ دینے والے کو دوران خطبہ سلام نہ کہو' اذان دیتے ہوئے شخص کو، قضاء حاجت پر بیٹھے ہوئے شخص کو سلام نہ کہو۔

۱۸۔ فسق وفجور اور لہو ولعب میں مصروف لوگوں کو سلام نہ کہو۔

۱۹۔ یہود ونصاریٰ پر سلام میں پہل نہ کرو۔

۲۰۔ غیر مسلم اور کافر کو سلام کے بجائے آداب عرض جیسے الفاظ استعمال کرو۔ بلکہ بوقت ضرورت ومصلحت سلام بھی کہہ سکتے ہیں

۲۱۔ سلام کے بعد مصافحہ کرنا بھی آداب میں سے ہے۔

۲۲۔ عزیز یا رشتہ دار سفر سے واپس آئے تو مصافحہ اور معانقہ بھی کیا جائے۔

الغرض' سلام ذریعۂ محبت وسلامتی ہے۔ سلام دعا ہے' سلامتی اور برکت کی جان ومال گھربار' عزت وناموس کی دعا ہے۔ سلام میں یہ اظہار ہوتا ہے کہ تم میری طرف سے ہر قسم کے ایذا اور خوف سے محفوظ ہو' سلام سراپا سلامتی ہے کہ ہمارے ربّ کے ناموں میں سے اہم نام ہے۔

سلام کے الفاظ کو رائج کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام انسانیت کے فطری جذبے کی عکاسی کرتا ہے۔ اسلام امن وآشتی کا علمبردار ہے۔ اسلامی تعلیمات وآداب ہی معاشرے میں امن وسلامتی لا سکتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ سلام کے آداب کو ہر وقت ملحوظ رکھیں۔ سلام کو عام کریں اور اسلامی تعلیمات کے سانچے میں اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔

# مشق

1۔ سلام کے آداب تحریر کریں۔

2۔ سلام کے ذریعے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو کیا پیغام دیتا ہے؟

3۔ سلام کے بارے میں تین احادیثِ رسول ﷺ کو تحریر کریں۔

4۔ قرآنی آیات کی روشنی میں سلام کی اہمیت واضح کریں۔

5۔ کن اوقات اور حالات میں سلام کہنے سے احتراز کرنا چاہیئے؟

6۔ درست جملوں پر صحیح کا نشان لگائیں۔

i) خواتین کو سلام کہنا جائز نہیں۔

ii) سلام صرف بڑوں کو کرنا چاہیئے۔

iii) سلام واقف اور غیر واقف ہر ایک کو کرنا چاہیئے۔

iv) سلام کے ذریعے باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

v) کیا سلام سنتِ انبیاء ہے؟

vi) سلام کے الفاظ کہنے کے ساتھ ساتھ بوجہ ضرورت ہاتھ کا اشارہ بھی جائز ہے

vii) یہود و نصاریٰ پر سلام کہنے میں پہل کرنی چاہیئے۔

viii) گھر والوں کو سلام کرنا اچھا نہیں ہے۔

ix) بچوں کو سلام نہیں کرنا چاہیئے۔